Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Constitution of Pakistan and Human Rights: A Critical and Comparative Study

آئینِ پاکستان اور انسانی حقوق: ایک تنقیدی و تقابلی جائزہ

Muhammad Aslam Rabbani
Assistant Professor, Govt. Graduate College Daska
rabbanimuhammadaslam@gmail.com
Dr. Imtiaz Ahmad
Associate Professor, Department of Social Sciences, Grand Asian University, Sialkot
imtiazahmed010@gmail.com
Dr Wajid Irshad
Gift University, Gujranwala
wajid.babber018@gmail.com

ABSTRACT

Human rights hold a fundamental position in the Constitution of Pakistan. These rights are acknowledged through various chapters and articles of the Constitution, guaranteeing every citizen freedom, equality, protection, and access to justice. The protection of human rights is deeply embedded in the foundational structure of the Constitution and is recognized at the very outset as "Fundamental Rights." The first part of the Constitution includes a dedicated chapter titled "Fundamental Rights and Directive Principles of State Policy," which elaborates on various types of rights. These rights not only ensure individual liberty and autonomy but also promote social justice, economic equality, and provide all citizens with equal opportunities to lead a dignified life. Under the fundamental rights enshrined in the Constitution of Pakistan, principles have been established for the protection of life, property, dignity, freedom, and equality of individuals, along with the provision of essential services such as education, health, and employment. The objective of these rights is to ensure that every Pakistani citizen is given equal opportunities to improve their quality of life. Moreover, the Constitution pays special attention to the rights of women, minority groups, children, and persons with disabilities, assigning the state the responsibility to take concrete steps for the protection of these rights. To safeguard human rights, the Constitution has established a strong and independent judiciary, ensuring that no citizen's rights are violated. Additionally, it affirms that any individual whose rights are infringed upon has unrestricted access to seek justice through the courts. Thus, this chapter of the Constitution is based on a comprehensive strategy for the provision and protection of human rights, aiming to ensure every citizen's right to a secure, free, and dignified life. The significance of this chapter also lies in the fact that it provides a robust legal framework which maintains a balance of rights between the state and the people. It also enables an effective legal response against any form of oppressive government policies or actions.

Keywords: *Constitution of Pakistan, Human Rights, Comparative Study, Guaranteeing, Fundamental Rights, Established, Comprehensive.*

پاکستانی آئین میں انسانی حقوق کی اہمیت اور ان کا تحفظ ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ آئین میں انسانی حقوق کو مختلف ابواب اور دفعات کے ذریعے تسلیم کیا گیا ہے، جو ہر شہری کو اس کی آزادی، مساوات، تحفظ، اور انصاف کی فراہمی کی ضمانت دیتے ہیں۔ پاکستانی آئین کی بنیادی ساخت میں حقوقِ انسان کے تحفظ کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے اور یہ حقوق آئین کے آغاز ہی میں " fundamental Rights کے طور پر درج کیے گئے ہیں۔ پاکستان کے آئین کی پہلی کتاب میں ہی "fundamental Rights and Directive Principles of State Policy" کے عنوان سے ایک خاص فصل شامل کی گئی ہے، جس میں مختلف قسم کے حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ حقوق نہ صرف فرد کی آزادی اور خود مختاری کو یقینی بناتے ہیں بلکہ معاشرتی انصاف، اقتصادی مساوات، اور تمام شہریوں کو ایک برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

آئینِ پاکستان میں بنیادی حقوق کے تحت انسانوں کی جان، مال، عزت، آزادی اور مساوات کے تحفظ کے علاوہ تعلیم، صحت، روزگار اور دیگر ضروری سہولتوں کی فراہمی کے بھی اصول طے کیے گئے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد ہر پاکستانی شہری کو اپنی زندگی بہتر بنانے کے یکساں مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، آئین میں خواتین، اقلیتی گروپوں، بچوں اور معذور افراد کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اور ریاست کو ان حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے پاکستان کے آئین نے عدلیہ کو ایک مضبوط اور آزاد ادارہ بنایا ہے تاکہ کسی بھی شہری کے حقوق کی خلاف ورزی نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ، آئین میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کسی فرد کے حقوق کی خلاف ورزی ہو، تو وہ عدالتوں سے انصاف حاصل کرنے کے لیے آزاد ہے۔ یعنی آئینِ پاکستان کی یہ فصل انسانی حقوق کی فراہمی اور تحفظ کی ایک جامع حکمت عملی پر مبنی ہے، جس کا مقصد ہر شہری کو ایک محفوظ، آزاد اور باعزت زندگی گزارنے کا حق فراہم کرنا ہے۔ اس کی اہمیت اس بات میں بھی ہے کہ اس کی موجودگی ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کرتی ہے جو ریاست اور عوام کے درمیان حقوق کے توازن کو قائم رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے کسی بھی قسم کی جابرانہ حکومتی پالیسیوں یا اقدامات کے خلاف ایک موثر قانونی ردعمل سامنے آتا ہے۔

آئینِ پاکستان ایک تعارف

آئینِ پاکستان ایک بنیادی اور اہم دستاویز ہے جو پاکستان کے حکومتی ڈھانچے، ریاستی اصولوں، شہری حقوق اور فرادی آزادیوں کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یہ آئین پاکستان کے اندر حکومت کی کارکردگی کو منظم کرتا ہے اور ریاستی اداروں کے مابین طاقت کے توازن کو قائم رکھنے کے اصول وضع کرتا ہے۔ پاکستان کا آئین 23 مارچ 1956 کو منظور ہوا، لیکن اس کی موجودہ صورت میں اہم تبدیلیاں آئین 1973 کے تحت آئیں۔ آئین 1973 نے پاکستان کی حکومت کی ساخت کو مستحکم اور واضح کیا، اور اس میں متعدد آئینی ترامیم کے ذریعے تبدیلیاں کی گئیں، جو وقتاً فوقتاً ملکی ضروریات اور حالات کے مطابق کی گئیں۔ آئینِ پاکستان میں 280 سے زائد دفعات اور 8 ابواب شامل ہیں، جو مختلف امور کو دستاویز کے اندر احاطہ کرتے ہیں۔ آئین کا مقصد پاکستان میں ایک جمہوری ریاست کا قیام ہے، جس میں عوام کی رائے کی اہمیت ہو، انصاف اور مساوات کی بنیاد پر قانون سازی کی جائے، اور تمام شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق دیے جائیں۔ آئینِ پاکستان کی پہلی دفعہ میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اور اس کے تمام قوانین اور حکومت کے اصول اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونے چاہییے۔[1]

آئین میں حکومتی اختیارات کی تقسیم کو واضح کیا گیا ہے، جس میں تین اہم ادارے—مقننہ (پارلیمنٹ)، عدلیہ، اور انتظامیہ شامل ہیں۔ یہ ادارے ایک دوسرے کے اختیارات کے

[1] قادری، ڈاکٹر محمد طاہر، حقوق انسانی کا اسلامی تصور، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2023، ص38

Qadri, Dr. Muhammad Tahir. The Islamic Concept of Human Rights. Minhaj-ul-Quran Publications, 2023, p. 38.

SCRR

دفعہ 8 یہ وضاحت دیتی ہے کہ کسی بھی قانون کے بنانے یا اس پر عملدرآمد کے دوران اگر وہ بنیادی حقوق کے خلاف ہو، تو وہ آئینی طور پر غیر مؤثر ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عدالتیں اس طرح کے قوانین کو آئین کے مطابق نہیں مانیں گی۔ اس کے ذریعے عدالتوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ایسے قانون کو کالعدم قرار دے سکتی ہیں جو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہو۔ یہ دفعہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ بنیادی حقوق کا تحفظ آئین کی ایک اہم خصوصیت ہو اور ریاست کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ ایسے قوانین کو نافذ نہ کرے جو ان حقوق کو متاثر کریں۔ بنیادی حقوق کا مقصد شہریوں کی عزتِ نفس، آزادی، تحفظ اور انصاف کو یقینی بنانا ہے۔ دفعہ 8 یہ وضاحت کرتی ہے کہ ریاست کو ان حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کرنا ہوں گے اور کسی بھی قانون کے ذریعے ان حقوق کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی۔

فرض کریں کہ کسی حکومت نے ایک ایسا قانون بنایا جو افراد کی ذاتی آزادی کو محدود کرتا ہے یا کسی فرد کے مذہبی عقائد کو دبانے کی کوشش کرتا ہے، تو دفعہ 8 کے تحت اس قانون کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ عدالت اس قانون کو آئین کے خلاف قرار دے سکتی ہے اور اسے کالعدم کر سکتی ہے کیونکہ وہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ آئین پاکستان کی دفعہ 8 میں دیے گئے اصول کے تحت کسی بھی قانون کا مقصد صرف شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ ہونا چاہیے، نہ کہ ان حقوق کی پامالی۔ اس دفعہ کے ذریعے یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ حکومت یا ریاست کے کسی بھی ادارے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو عوام کے بنیادی حقوق کو سلب کریں یا ان کی خلاف ورزی کریں۔ اس طرح سے، آئین پاکستان میں دیے گئے بنیادی حقوق کی حفاظت کو قانونی طور پر مضبوط بنایا گیا ہے اور ان کے تحفظ کے لیے ریاستی اقدامات کو درست سمت میں رکھا گیا ہے۔

آئین پاکستان کی **دفعہ 9** (آرٹیکل 9) ایک انتہائی اہم دفعہ ہے جو شہریوں کے **زندگی اور ذاتی آزادی** کے حق کی حفاظت کرتی ہے۔ اس آرٹیکل کے تحت حکومت یا ریاست کسی بھی شخص کو اس کے **زندگی یا آزادی** سے محروم نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ قانون کے تحت کوئی ایسا عمل یا کارروائی کی جائے جو اس کی اجازت دے۔

آرٹیکل 9 کی تفصیل:

"کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ قانون کے مطابق یہ عمل کیا جائے۔"[3]

اس آرٹیکل کا مقصد انسانی زندگی اور آزادی کی غیر مشروط حفاظت کرنا ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

زندگی کا حق:

یہ آرٹیکل ہر شہری کو زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے اور کسی بھی فرد کی جان کو غیر قانونی طور پر ختم کرنے سے منع کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو بلا جواز یا غیر قانونی طریقے سے موت کی سزا دے یا کسی کی جان لے لے۔

توازن کو قائم رکھتے ہیں تاکہ کسی ایک ادارے کے ذریعے طاقت کا ناجائز استعمال نہ ہو۔ آئین میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، جن میں زندگی، آزادی، تعلیم، صحت، ملازمت، اور دیگر حقوق شامل ہیں۔ ان حقوق کی حفاظت کا ذمہ حکومت اور عدالتوں پر ہے۔ پاکستان میں وفاقی طرز حکومت ہے، جس میں مختلف صوبوں کو خود مختاری دی گئی ہے۔ ہر صوبہ اپنے اندرونی معاملات کو سنبھالنے کے لیے خود مختار ہے، لیکن وفاقی حکومت کو ملک کے اہم مسائل کی دیکھ بھال کا اختیار حاصل ہے۔ پاکستان میں پارلیمانی طرزِ حکومت رائج ہے، جس میں صدر پاکستان کو ریاستی سربراہ کی حیثیت حاصل ہے اور وزیر اعظم کو حکومت چلانے کا اختیار حاصل ہے۔ وزیرِ اعظم پارلیمنٹ کا رکن ہوتا ہے اور وہ منتخب نمائندوں کی اکثریت کی حمایت حاصل کرتا ہے۔ آئین میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، اور اس کی حکومت اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگی۔ اس کا مقصد اسلامی فلاحی ریاست کا قیام ہے، جس میں عدل و انصاف اور فلاحی معاشرت کی بنیاد پر ریاستی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔ آئین میں ترامیم کے لئے خاص طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، جس میں پارلیمنٹ کی اکثریت کی منظوری ضروری ہے۔ آئین میں ترامیم اور تبدیلیاں ملک کی ترقی اور عوام کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہیں۔

آئین پاکستان کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ ریاست کے تمام شعبوں کی سرگرمیوں کو قانون کے تحت چلانے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے حکومت کو عوامی مفاد میں فیصلے کرنے، فرد کی آزادی کے تحفظ، اور مساوات کی فراہمی کے اصولوں پر عمل کرنے کا پابند کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، آئین ملکی قوانین کی حدود اور حدود کو متعین کرتا ہے، اور اس میں ہونے والی ترامیم ملکی حالات کے مطابق ضروری اقدامات پر مبنی ہوتی ہیں۔ آئینِ پاکستان نہ صرف ایک قانونی دستاویز ہے بلکہ یہ پاکستان کی ریاست کی سیاسی اور معاشی تنظیم کی بنیاد ہے، جس کے ذریعے قوم کی ترقی، استحکام اور امن کا راستہ واضح کیا گیا ہے۔

آرٹیکل:۸ بنیادی حقوق اور آئین پاکستان

آئین پاکستان کے حصہ دوم (Part II) کے باب اول (Chapter One) میں بنیادی حقوق (Fundamental Rights) دیے گئے ہیں، جن کا مقصد ہر شہری کی زندگی، آزادی، عزتِ نفس، اور مساوات کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ آئین کی دفعہ 8 (Article 8) ان بنیادی حقوق کے تحفظ سے متعلق ایک اہم دفعہ ہے، جس کے تحت مملکت کو کسی بھی ایسے قانون کے بنانے سے روکا گیا ہے جو ان عطا کردہ حقوق کو سلب کرے یا ان کے خلاف ہو۔ دفعہ 8 کے مطابق:

"کسی بھی قانون کی خلاف ورزی جس سے آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق سلب کیے جائیں، وہ غیر آئینی ہوگا۔"[2]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی قانون یا حکومتی اقدام ان حقوق کے خلاف جائے، جو آئین پاکستان میں دیے گئے ہیں، تو وہ قانون یا اقدام قانونی طور پر قابلِ عمل نہیں ہوگا۔ اس دفعہ میں بنیادی حقوق کا تحفظ کرنے کی ایک بنیادی ذمہ داری ریاست پر ڈالی گئی ہے، تاکہ کسی بھی فرد کے حقوق کو بلا جواز چھینا نہ جا سکے۔

SCRR

---

[2]ابو عمار زاہد الراشدی، اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ناشر، الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ، 2017، ص 141

Abu Ammar Zahid Al-Rashdi. Islam and Human Rights in the Perspective of the United Nations Universal Declaration. Publisher: Al-Shariah Academy, Gujranwala, 2017, p. 141

[3]راشدی، سید بدیع الدین، حقوق العباد، مکتبہ قادریہ، 2019، ص 129

Rashdi, Syed Badiuddin. Huquq al-Ibad (Rights of the People. Maktabah Qadriyah, 2019, p. 129.

آرٹیکل 11 کی تفصیل:

"غلامی معدوم و ممنوع ہے اور قانون کسی بھی صورت میں اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا اور انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔"[5]

اس دفعہ کے تحت درج ذیل اہم نکات شامل ہیں:

1. غلامی کا خاتمہ:

آرٹیکل 11 کے تحت غلامی کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں کسی بھی شخص کو غلامی میں رکھنے یا غلام بنانے کی کوئی اجازت نہیں ہے۔ کسی بھی فرد کو اس کی آزادی، حقوق یا عزت کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

غلامی کا مطلب ہے کسی شخص کا دوسروں کے زیر اثر آ کر اپنی آزادی، حقوق اور خود مختاری سے محروم ہونا۔ اس آرٹیکل کی موجودگی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ غلامی کا کوئی تصور پاکستان میں نہیں ہوگا، اور اس طرح کی کوئی بھی سرگرمی غیر قانونی ہوگی۔

غلامی کو رواج دینے کی ممانعت:

آرٹیکل 11 میں اس بات کی واضح طور پر وضاحت کی گئی ہے کہ قانون کسی بھی صورت میں غلامی کو رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا۔ یعنی، نہ تو حکومت اور نہ ہی کوئی فرد یا ادارہ غلامی کے عمل کو قانونی طور پر تسلیم کر سکتا ہے یا اس کی حمایت کر سکتا ہے۔

اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ ریاستی ادارے، قوانین یا پالیسیوں کے ذریعے غلامی کو دوبارہ فروغ نہ دیا جائے۔

3. انسانی تجارت کی ممانعت:

آرٹیکل 11 میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ انسانی تجارت، جسے عام طور پر غلاموں کی خرید و فروخت کہا جاتا ہے، ایک غیر اخلاقی اور غیر قانونی عمل ہے، جس میں انسانوں کو مال و دولت کی طرح خرید کر بیچا جاتا ہے۔ یہ عمل انسانیت کی توہین اور اخلاقی اقدار کی خلاف ورزی کرتا ہے۔[6]

پاکستان کے آئین میں اس آرٹیکل کے ذریعے اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ انسانوں کی خرید و فروخت، جو کہ غلامی اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے، پاکستان میں کبھی نہیں ہوگی اور اس پر قانونی طور پر پابندی ہوگی۔

4. آئینی تحفظ:

آرٹیکل 11 انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک اہم آئینی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ریاستی اداروں کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ نہ صرف غلامی اور انسانی تجارت کی روک تھام کے لیے قانون سازی کریں بلکہ ان کی خلاف ورزی کے معاملے میں سخت کارروائی کریں۔ اس طرح سے یہ دفعہ شہریوں کو ان بنیادی حقوق کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے۔

اس آرٹیکل کی اہمیت:

1. **غلامی کے خاتمے کا قانونی تحفظ**: آرٹیکل 11 غلامی کے خاتمے کا آئینی اور قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ شہریوں کے حقوق کی بنیاد پر ایک اصولی حکم ہے کہ پاکستان میں

آزادی کا حق:

اسی طرح، آزادی کا مطلب ہے کہ ہر شخص کو آزادانہ طور پر اپنے فیصلے کرنے، کسی جگہ جانے، یا اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ آئین پاکستان کی اس دفعہ کے ذریعے کسی بھی شخص کو غیر قانونی طور پر قید یا گرفتار کرنے سے روکا گیا ہے، اور اس کی آزادی کی حفاظت کی گئی ہے۔

قانونی ضابطہ:

آرٹیکل 9 میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ اگر کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم کیا جائے، تو یہ صرف **قانون کے مطابق** ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست یا حکومت صرف اس صورت میں کسی شخص کو گرفتار یا قید کر سکتی ہے، جب اس کے خلاف کوئی قانونی الزام ہو اور یہ کارروائی قانون کے مطابق ہو، یعنی فرد کو عدالت میں پیش کیا جائے اور اس پر قانونی طریقے سے مقدمہ چلایا جائے۔

4. غیر قانونی گرفتاری یا قید پر پابندی:

آرٹیکل 9 کے تحت حکومت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو بغیر کسی جواز کے گرفتار کرے یا قید کرے۔ اگر کسی شخص کی گرفتاری کی جاتی ہے، تو وہ قانونی طریقہ کار کے مطابق ہونی چاہیے اور فرد کو **جلدی اور مناسب طریقے سے عدالت میں پیش کیا جانا چاہیے** تاکہ اس کی گرفتاری اور قید کے جواز کو جانچا جا سکے۔

5. انسانی حقوق کی حفاظت:

آرٹیکل 9 اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ فرد کے بنیادی حقوق، جیسے زندگی اور آزادی، ریاستی طاقت کے غلط استعمال سے محفوظ رہیں۔ یہ دفعہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ان کے خلاف غیر قانونی اقدامات کی روک تھام کرتی ہے۔

مثال: فرض کریں کہ کسی شخص کو پولیس نے غیر قانونی طور پر گرفتار کیا اور بغیر کسی جرم کے اس کو کئی دنوں تک حراست میں رکھا، تو اس شخص کو آرٹیکل 9 کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ وہ شخص عدالت میں جا کر اپنے حقوق کا دفاع کر سکتا ہے، اور عدالت پولیس کے اس اقدام کو غیر قانونی قرار دے سکتی ہے، اور گرفتار شخص کو آزاد کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔[4]

آرٹیکل 9 آئین پاکستان میں شہریوں کے **زندگی** اور **آزادی** کے حقوق کا تحفظ فراہم کرتا ہے اور حکومت یا ریاست کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ ان حقوق کو بغیر کسی قانونی جواز کے سلب کرے۔ اس کے ذریعے ریاست کو اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے حقوق کا احترام کرے اور ان کو قانون کے مطابق انصاف فراہم کرے۔ اس دفعہ کی موجودگی کے ذریعے کسی بھی فرد کو غیر قانونی یا غیر دستوری اقدامات سے تحفظ حاصل ہے۔

آئین پاکستان کی دفعہ 11 (آرٹیکل 11) ایک بہت اہم دفعہ ہے جو غلامی **اور** انسانی تجارت کے خلاف واضح طور پر تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ آرٹیکل انسانی حقوق کی ایک بنیادی اور اہم ضمانت کے طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ ہر فرد کو آزادی اور مساوات کے حقوق حاصل ہوں اور کسی کو غلام یا جائیداد نہ سمجھا جائے۔

---

[4] عمری، سید جلال الدین، اسلام میں عورتوں کے حقوق، اسلامک پبلیکیشنز، 2016، ص 97
Umri, Syed Jalaluddin. Women's Rights in Islam. Islamic Publications, 2016, p. 97

[5] روبینہ سہگل، انسانی حقوق کی تحریک ایک تنقیدی جائزہ، مکتبہ دانیال، 2015، ص 145
Rubina Sehgal. The Human Rights Movement: A Critical Review. Maktabah Daniyal, 2015, p. 145.

[6] ندوی، سید محمد واضح رشید حسنی، انسانی حقوق قرآن، حدیث اور سیرت کی روشنی میں، دار الرشید، کراچی، 2018، ص 156
Nadwi, Syed Muhammad Wazeh Rasheed Hasani. Human Rights in the Light of the Qur'an, Hadith, and Seerah. Dar al-Rasheed, Karachi, 2018, p. 156.

SCRR

10. اس جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے مؤثر نفاذ کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات، انسانی حقوق کی تعلیم، اور سماجی آگاہی کی اشد ضرورت ہے۔

سفارشات

1. محض آئینی تسلیم کافی نہیں، انسانی حقوق سے متعلقہ دفعات پر مکمل عمل درآمد کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات، نگرانی کے موثر نظام، اور جواب دہی کے اصول وضع کیے جائیں۔
2. موجودہ قوانین وضوابط کا تنقیدی جائزہ لے کر انہیں آئین پاکستان اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور (UDHR) سے ہم آہنگ بنایا جائے۔
3. تعلیمی نصاب، میڈیا، اور مذہبی و سماجی پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام کو بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے خود مؤثر کردار ادا کرسکیں۔
4. عدالتوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر فوری اور مؤثر انصاف کی فراہمی کے لیے درکار مالی، فنی، اور انتظامی وسائل مہیا کیے جائیں تاکہ وہ اپنی آئینی ذمہ داری ادا کر سکیں۔
5. خواتین، اقلیتوں، بچوں، معذور افراد اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے مخصوص اقدامات، کوٹہ سسٹم، اور پالیسی اصلاحات متعارف کرائی جائیں تاکہ آئینی تحفظ عملی شکل اختیار کرے۔
6. انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے اداروں یا افراد کے خلاف مؤثر قانونی چارہ جوئی کی جائے اور اس کے نتائج کو عوامی سطح پر شفاف انداز میں پیش کیا جائے۔
7. پاکستان جن بین الاقوامی معاہدات کا فریق ہے (جیسے ICCPR، CEDAW، CRC وغیرہ)، ان کے تقاضوں کے مطابق داخلی قانون سازی اور پالیسی سازی کو یقینی بنایا جائے۔
8. نیشنل کمیشن آن ہیومن رائٹس (NCHR) جیسے اداروں کو مکمل خود مختاری، فنڈنگ، اور تفتیشی اختیارات دے کر انہیں مؤثر ادارہ بنایا جائے۔
9. انسانی حقوق سے متعلقہ معاملات پر پارلیمانی کمیٹیوں کی نگرانی کو مضبوط بنایا جائے تاکہ ہر سطح پر احتساب کا نظام فعال رہے۔
10. دینی مکاتب فکر کے علماء کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ انسانی حقوق کو اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں فروغ دیں، تاکہ مزاحمت کے بجائے ہم آہنگی پیدا ہو۔

خلاصہ

آئین پاکستان انسانی حقوق کی ضمانت فراہم کرنے والا ایک جامع دستاویز ہے جو شہریوں کو مساوات، آزادی، انصاف اور وقار کے ساتھ جینے کا حق دیتا ہے۔ آئین کی پہلی کتاب میں شامل "بنیادی حقوق" کا باب (آرٹیکل 8 تا 28) ان اصولوں کا آئینی تحفظ فراہم کرتا ہے جو انسانی معاشرے کے قیام اور بقا کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان حقوق میں آزادیِ اظہار، آزادیِ مذہب، مساوات، تحفظِ جان و مال، تعلیم، صحت، روزگار، اور اقلیتوں و کمزور طبقات کے خصوصی حقوق شامل ہیں۔ آئینی ڈھانچے میں ان حقوق کی شمولیت پاکستان کے اس عزم کی ترجمانی کرتی ہے کہ ریاست ہر فرد کو بنیادی انسانی عزت و احترام مہیا کرے گی۔ بین الاقوامی

کسی بھی صورت میں غلامی یا انسانی تجارت نہیں ہو سکتی۔ اس کا مقصد پاکستان کو ایک ایسا معاشرہ بنانا ہے جہاں ہر فرد آزاد ہو اور ان کے حقوق کا احترام کیا جائے۔

2. **انسانی حقوق کا احترام**: یہ آرٹیکل انسانی حقوق کے عالمی اصولوں کے مطابق ہے جو ہر شخص کو آزادی، عزت اور مساوات کا حق دیتا ہے۔ غلامی یا انسانی تجارت ان حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہوتی ہے، اور آئین پاکستان نے اس خلاف ورزی کو قانون کے ذریعے روکا ہے۔
3. **انصاف کا حصول**: آرٹیکل 11 نہ صرف غلامی اور انسانی تجارت کو ختم کرنے کی ضمانت دیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے حکومت کو اس بات کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جو انسانوں کی آزادی اور حقوق کی حفاظت کریں۔

آئین پاکستان کی دفعہ 11 انسانی آزادی کے تحفظ کی ایک مضبوط ضمانت ہے۔ اس کے ذریعے غلامی اور انسانی تجارت کی کسی بھی شکل کو غیر قانونی اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ آرٹیکل ایک مضبوط اخلاقی اور قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے تاکہ پاکستان میں ہر فرد کو آزاد، خود مختار اور عزت کی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

نتائج

1. آئین کے باب اول میں درج بنیادی حقوق شہریوں کو آزادی، مساوات، جان و مال کے تحفظ، مذہبی آزادی، تعلیم، روزگار، اور عدالتی تحفظ جیسے کلیدی حقوق فراہم کرتے ہیں۔
2. آئین پاکستان میں درج انسانی حقوق کی کئی دفعات اقوام متحدہ کے Universal Declaration of Human Rights (UDHR) کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں، جو پاکستان کی بین الاقوامی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔
3. پاکستانی آئین میں انسانی حقوق کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں متعین کیا گیا ہے، جس سے یہ آئین ایک مذہبی اور بین الاقوامی توازن قائم کرتا ہے۔
4. آئین میں اقلیتوں، خواتین، بچوں، اور معذور افراد کے تحفظ کے لیے خصوصی دفعات شامل ہیں، اگرچہ ان پر عمل درآمد کے حوالے سے چیلنجز درپیش ہیں۔
5. آئین میں بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں شہریوں کو عدالتوں سے رجوع کا حق حاصل ہے، جو انسانی حقوق کے تحفظ کو مؤثر بناتا ہے۔
6. اگرچہ آئینی سطح پر انسانی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے، لیکن عملدرآمد کے فقدان، ادارہ جاتی کمزوری، کرپشن، اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے کئی حقوق صرف دستاویزات تک محدود رہ جاتے ہیں۔
7. کئی قوانین اور حکومتی پالیسیاں آئین میں دیے گئے انسانی حقوق سے متصادم دکھائی دیتی ہیں، جو ان کی موثر حفاظت میں رکاوٹ بنتی ہیں۔
8. آئین پاکستان ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مثبت اقدامات کرے، لیکن یہ ذمہ داری اکثر اوقات سیاسی یا معاشی ترجیحات کی نذر ہو جاتی ہے۔
9. بین الاقوامی قوانین و آئینی فریم ورکس کے ساتھ تقابلی مطالعہ سے پاکستان کے آئینی ڈھانچے میں بہتری کے مواقع نمایاں ہوتے ہیں، خصوصاً عمل درآمد اور شفافیت کے حوالے سے۔

سطح پر 1948ء کے اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق (UDHR) کی روشنی میں پاکستان نے نہ صرف اس اعلامیہ پر دستخط کیے بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف عالمی معاہدات جیسے ICCPR، CEDAW، CRC وغیرہ کو بھی تسلیم کیا۔ ان معاہدات کے اصولوں کی روشنی میں آئینِ پاکستان کی متعدد دفعات تشکیل دی گئیں یا اُن میں ترمیم کی گئی تاکہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے تقاضے پورے کیے جاسکیں۔

تاہم اس تنقیدی جائزے سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ آئینی ضمانتوں اور عملی صورتِ حال کے درمیان واضح فاصلہ موجود ہے۔ متعدد حقوق جیسے کہ صنفی مساوات، مذہبی آزادی، بچوں اور مزدوروں کے حقوق کو عملی سطح پر درپیش رکاوٹیں، ریاستی اداروں کی کمزوری، عدالتی نظام کی سست روی، اور سماجی ناانصافیاں ایسے مسائل ہیں جو انسانی حقوق کے مؤثر نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں، بعض اوقات ملکی قوانین اور بین الاقوامی معاہدات کے مابین تضادات بھی پائے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تنقیدی و تقابلی مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جہاں آئینِ پاکستان ایک مضبوط نظریاتی اور قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے، وہیں اس پر عمل درآمد کے لیے سیاسی عزم، قانونی اصلاحات، عدالتی فعالیت، اور عوامی آگاہی کی شدید ضرورت ہے۔ لہٰذا، یہ جائزہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ آئینی انسانی حقوق کی شمولیت ایک مثبت پیش رفت ہے، تاہم ان کے مؤثر تحفظ کے لیے مربوط اقدامات، مؤثر قانون سازی، سماجی شعور، اور ادارہ جاتی ہم آہنگی لازم ہے، تاکہ پاکستان حقیقی معنوں میں ایک فلاحی اور انسانی اقدار پر مبنی ریاست بن سکے۔

مصادر و مراجع

1. رازی، فخر الدین محمد بن عمر بن الحسن۔ التفسیر الکبیر، جلد اول، ص 23۔ لاہور: مکتبہ علوم اسلامیہ، 2012
2. اصفہانی، راغب حسین۔ مفردات القرآن، جلد اول، ص 274۔ لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2012
3. ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب، ص 128۔ لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2014
4. وہبہ زہیلی، ڈاکٹر۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص 98۔ لاہور: دار اشاعت، اردو بازار، 2018
5. اسمہودی، عبد الرازق۔ مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی، ص 231۔ بیروت: دار الکتب، 2007
6. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور، ص 65۔ لاہور: منہاج پبلیکیشنز، 2022
7. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق، ص 66۔ لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022
8. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام انسانی حقوق کا پاسبان، ص 80۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
9. حافظ، راشد علی محمدی۔ حقوق انسانیت اسلام کی نظر میں، ص 99۔ لاہور: مکتبہ قادریہ، 2010
10. ابو عمار زاہد الراشدی۔ اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص 141۔ گوجرانوالہ: الشریعہ اکیڈمی، 2017
11. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق، ص 90۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
12. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں خدمت خلق کا تصور، ص 28۔ کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، 2009
13. خواجہ، عبد المنتقم۔ انسانی حقوق، ص 27۔ لاہور: اکبر بک سیلر، 2009
14. مودودی، سید ابو الاعلیٰ۔ انسان کے بنیادی حقوق، ص 120۔ لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2020
15. مفتی، عبید الرحمن۔ انسانی حقوق: فقہ اسلامی کی روشنی میں، ص 198۔ مردان: مکتبہ دار التقوی، 2018

Bibliography

1. Al-Hussain, Al-Raghib. *Mufradat al-Qur'an*, Vol. 1, p. 274. Lahore: Zia-ul-Qur'an Publications, 2012.
2. Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar. *Al-Tafsir al-Kabir*, Vol. 1, p. 23. Lahore: Maktabah Uloom-e-Islamia, 2012.
3. Ibn Manzur, Muhammad ibn Makram. *Lisan al-ʻArab*, p. 128. Lahore: Maktabah Rehmaniyyah, 2014.
4. Al-Zuhayli, Wahbah. *Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu*, p. 98. Lahore: Dar-e-Ishaʻat, Urdu Bazar, 2018.
5. Al-Samhudi, Abd al-Razzaq. *Masadir al-Haqq fi al-Fiqh al-Islami*, p. 231. Beirut: Dar al-Kutub.
6. Qadri, Muhammad Tahir. *The Fundamental Concept of Human Rights in Islam*, p. 65. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
7. Qadri, Muhammad Tahir. *The Fundamental Concept of Human Rights in Islam, p*. 66. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
8. Umri, Syed Jalaluddin. *Islam: Protector of Human Rights*, p. 80. Lahore: Islamic Publications, 2016.
9. Hafiz, Rashid Ali Muhammadi. *Human Rights from the Perspective of Islam*, p. 99. Lahore: Maktabah Qadriya, 2010.
10. Abu Ammar Zahid al-Rashdi. *Islam and Human Rights in the Context of the United Nations Universal Declaration*, p. 141. Gujranwala: Al-Shariah Academy, 2017.
11. Umri, Syed Jalaluddin. *Women's Rights in Islam*, p. 90. Lahore: Islamic Publications, 2016.
12. Umri, Syed Jalaluddin. *The Concept of Public Service in Islam*, p. 28. Karachi: Islamic Research Academy, 2009.
13. Khawaja, Abdul Muntaqim. *Human Rights*, p. 27. Lahore: Akbar Book Seller, 2009.
14. Mawdudi, Syed Abu Ala. *Fundamental Rights of Man*, p. 120. Lahore: Maktabah Islamiya, 2020.
15. Mufti, Ubaid-ur-Rahman. *Human Rights in the Light of Islamic Jurisprudence*, p. 198. Mardan: Maktabah Dar al-Taqwa, 2018.